رپورٹ۔ مولانا حکمت اللہ

تحریر۔ مولوی شیر بہادر حقانی

جہاد افغانستان کی رپورٹ

دارالعلوم حقانیہ کی تعطیلات کے ایام میں ہمارے چند ساتھیوں نے باہمی صلاح ومشورہ کے بعد یہ طے کیا کہ اس ارشاد ربانی وجاھدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ پر عمل کرنے کی خاطر جہاد افغانستان کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں الحمدللہ کہ دارالعلوم کے روح پرور ماحول میں رہتے ہوئے اساتذہ وطلبہ اور روزانہ آنے جانے والے قافلوں سے ملاقات ومذاکرات سے عزائم میں پختگی پیدا ہو چکی تھی جب کہ مالی حیثیت سے تو اس جہاد میں حصہ لینے کے لئے اسباب نہ تھے۔ اس ارادے سے جب ہم نے حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہم العالی کو مطلع کیا تو وہ بہت خوش ہوئے ہماری حوصلہ افزائی فرمائی اور ڈھیروں دعاؤں سے نوازا۔

مجاہدین طلبہ کی اس جماعت نے اپنے لئے دارالعلوم کے متعلم عبدالمتین کو امیر اور متعلم حکمت اللہ کو معاون امیر مقرر کیا اور افغان مجاہدین کے امیر مولوی عبدالرشید جو دارالعلوم کے مخلص اور ہمارے سابق استاد اور دارالعلوم رشیدیہ افغانستان کے مہتمم ہیں جب ہم وہاں پہنچے تو دارالعلوم رشیدیہ کے طلبا نے بھی یہ خواہش ظاہر کی کہ ہم بھی دارالعلوم حقانیہ کے طلباء کے ساتھ میدان کارزار میں شریک ہونا چاہتے ہیں۔ ہم نے انہیں بھی اپنے ساتھ لے لیا۔ اس طرح ہماری تعداد پہلے سے دوچند ہو گئی۔

مولوی عبدالرشید صاحب کے ہمراہ حزب اسلامی اور افغان اتحاد کے امیر جناب مولانا محمد یونس خالص دارالعلوم حقانیہ کے قدیم فاضل ہیں۔ اور حال ہی میں صدر ریگن سے ملاقات کر کے افغان مجاہدین کے موقف واستقامت کو بین الاقوامی سطح پر متعارف کرا چکے ہیں کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور جب انہیں معلوم ہوا کہ دارالعلوم حقانیہ کے طلبا جہاد کی غرض سے آئے ہیں تو بہت خوش ہوئے اور ہمیں اپنی گاڑی میں لنڈی کوتل تک پہنچایا۔ اور وہاں دفتر سے اکیس کلاشنکوف تین راکٹ لانچر اور کچھ دیگر ضروری اشیاء مرحمت فرمائیں۔ یہ رات ہم نے یہاں دفتر میں گذاری۔ اور صبح ۸ بجے یہاں سے روانہ ہوئے عصر کے وقت مارو مرکز پہنچے۔

مارو مرکز افغانستان میں ایک جگہ ہے جہاں مجاہدین کے اپنے مستقل مراکز ہیں ہم نے مشورہ کیا کہ رات یہاں گزار کر صبح یہاں سے روانہ ہوں گے۔ لیکن یہاں مرکز کے امیر جناب روزہ دین صاحب نے ہمیں بتایا کہ معلوم ہوا ہے کہ روسی فوج نے ہمارے

ان مراکز پر حملہ کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے لہذا آپ چند دن یہاں ٹھہریں کہ مراکز کی حفاظت کو ترجیح ہونی چاہیے۔

ہم نے تعمیل حکم کرتے ہوئے یہاں ٹھہرنے کا ارادہ کیا۔ لہذا تیسرے دن دس ہزار روسی فوج۔ چار ہزار ٹینک۔ پندرہ جیٹ طیارے اور ۱۹ جنگی ہیلی کاپٹر سمیت ان مراکز میں آ پہنچے۔ الحمد للہ! مجاہدین اور ہمارے رفقاء پہلے سے تیار تھے۔ چار دن کی مسلسل خون ریز جنگ کے بعد پانچویں روز روسی کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اور انہیں عبرتناک ہزیمت ہوئی۔ ہماری طرف سے چھ مجاہدین نے جام شہادت نوش کیا اور آٹھ زخمی ہوئے جب کہ دشمن کو بھاری مقدار میں جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ اور کافی مقدار میں مال غنیمت مجاہدین کے ہاتھ آیا۔

اس معرکے میں دشمن کو شکست دینے کے بعد ہمارے محاذ جنگ کے کمانڈر نے مجاہدین سے کہا کہ اب تمہاری مرضی ہے اگر یہاں رہنا پسند کرتے ہو یا اپنی منزل مقصود رعبد الخیل مرکز کی طرف جانا چاہتے ہو۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی ہدایت کی کہ اس راستہ سے آپ نہ جائیں کیونکہ روسی ملحدین نے بارودی سرنگیں بچھا رکھی ہیں۔ ہم نے عبد الخیل کے مرکز کو جانے کا مشورہ کیا۔ اور یہاں سے رخصت ہو کر تیسرے دن عبد الخیل مرکز میں پہنچے۔ وہاں محاذ جنگ کے عظیم سپہ سالار مولوی فاتح شاہ المدنی فاضل دار العلوم حقانیہ سے ملاقات ہوئی۔ ہم نے چند دن یہاں آرام کیا اور ساتھ ہی جنگی تربیت حاصل کرتے رہے۔ جب کہ صرف چند ہی دن رمضان میں باقی تھے۔ ہم نے اس مرکز کے امیر سے عرض کیا کہ ہمیں کسی جگہ حملہ کرنے کے لئے بھیجیں اور عملاً جنگ میں شرکت کا موقع فراہم کریں۔ تو انہوں نے دیگر مجاہدین کے ساتھ ہمیں روسی فوج کے مرکز جولیوا کے نام سے مشہور ہے پر حملہ کرنے کے لئے بھیج دیا۔ ہم نے اس مرکز پر حملہ کر کے دشمن کو کافی مقدار میں جانی و مالی نقصان پہنچایا۔ جب کہ ہماری جانب سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔ اس کے بعد ہم واپس مرکز میں آ گئے کیونکہ ماہ صیام شروع ہونے والا تھا۔

رمضان میں کسی حملہ کا موقع میسر نہ ہو سکا۔ البتہ طلبا کی جماعتیں وقتاً فوقتاً قریبی دیہاتوں میں مسلسل تبلیغ کے لئے جاتی رہیں۔ اور نہایت خوبی سے یہ تبلیغی سلسلہ جاری رہا۔ جہاد کی ترغیب، مجاہدین سے تعاون، ان کی نصرت اور ان کو اپنے ہاں پناہ کے مواقع فراہم کرنے پر لوگوں کو آگاہ کیا گیا اور ان کا بھرپور تعاون حاصل کرنے کی کوشش کی۔ دار العلوم حقانیہ کی نسبت سے وہاں کے لوگ ہماری بڑی قدر کرتے تھے۔ اور سر آنکھوں پر بٹھاتے تھے۔

عید الفطر منانے کے بعد ہم نے قائم مقام امیر سے درخواست کی کہ ہمارے لئے عملاً جہاد اور دشمن پر حملے کا کوئی بہترین موقع فراہم کریں کیونکہ ہماری چھٹیاں ختم ہونے والی ہیں اور دار العلوم حقانیہ کا تعلیمی سال شروع ہونے والا ہے اور نئے سال کا داخلہ بھی لینا ہے۔ تو انہوں نے آچین چھاؤنی پر حملے کا پروگرام بنایا۔ وہاں پہنچنے پر ہم نے دیکھا کہ اس چھاؤنی کی حفاظت کے طور پر اردگرد چھوٹی چھوٹی چھاؤنیاں بنائی گئی ہیں۔ مورچہ بندی اور دفاعی پروگرام مضبوط ہے۔ ہم نے حکمت عملی، منصوبہ بندی اور شدید قوت سے حملہ کیا۔ اور چند دن تک یہ لڑائی جاری رہی لہذا دشمن کو کافی جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ اور متعدد روسی فوجی گرفتار کر لئے گئے۔ حملہ ختم ہونے کے بعد ہم واپس مرکز پہنچے۔ اور مرکزی